جناب ارشاد احمد ارشد
سب ایڈیٹر روزنامہ "شمال" ایبٹ آباد

تعارف و اپیل

کشمیری مہاجرین و مجاہدین کی خدمت کے لیے مصروفِ عمل

"کشمیر ایجوکیشنل اینڈ ریلیف سوسائٹی"

مقبوضہ کشمیر میں تحریکِ آزادی کی ابتداء سے ہی بھارتی حکومت نے اسے کچلنے کے غیر معمولی انتظامات شروع کر دیے، البتہ نئی دہلی کے یہ اندازے غلط ثابت ہوئے کہ تحریکِ مزاحمت چند بے روزگار نوجوانوں کی طرف سے شروع کی گئی۔ احساسِ محرومی کی تحریک ہے اور یہ منظم عوامی تحریک کا روپ نہیں دھار سکے گی۔ بھارت نے ہر وہ طریقہ اور حربہ آزمایا جس سے حقِ خود ارادیت کی آواز کو دبایا جا سکتا تھا، لیکن اسے ہر طرف سے ناکامی ہوئی۔ ظلم و تشدد جس قدر بڑھا، کشمیری عوام کے حوصلے آرزوئے شہادت اور جذبۂ حریت میں اسی قدر اضافہ ہوا۔ شہادتوں اور عظمتوں کے سفر نے تحریکِ جہاد کو ایک نئی مہمیز اور جلا عطا کی۔ ہر کشمیری مرد و زن اور پیر و جوان اپنی بساط کے مطابق اپنا کردار ادا کرنے اور اپنے فریضہ کی کماحقہٗ ادائیگی کے لیے کمربستہ ہوا۔ مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی انتظامیہ نے گنجان آبادی والے شہروں، قصبوں، محلوں، بڑی بڑی شاہراہوں اور تجارتی مراکز میں مستقل مورچہ بندی کر دی، دن رات کا مسلسل کرفیو نافذ کیا گیا اور کریک ڈاؤن، خانہ تلاشی، شناختی پریڈ، نیز معصوم اور بے گناہ عوام کے قتل کا لامتناہی سلسلہ چل نکلا۔ انٹیروگیشن سنٹروں میں اسیروں کے ساتھ انسانیت سوز سلوک، زیرِ حراست اموات میں ناقابلِ برداشت حد تک اضافہ ہوا۔
سرحدی دیہات کی پانچ کلومیٹر کی پٹی کو علاقہ ممنوعہ قرار دے کر کرفیو لگا دیا گیا اور ان علاقوں کے باسیوں پر وحشیانہ مظالم ڈھانے شروع کر دیے گئے، ان کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کر دی گئی۔ دیہی آبادی کی پولیس، نمبردار اور چوکیدار کی نگرانی میں گنتی کا راہداری سسٹم رائج کیا گیا۔ عوام کو گاؤں سے باہر ۱۲ گھنٹوں کی مسافت پر جانا ہوتا تو اتنی مدت کے لیے اپنے مقامی

پولیس اسٹیشن سے اجازت طلب کرنا پڑتی ـــــ یوں روانگی اور آمد کا باقاعدہ اندراج شروع کیا گیا۔ دیہی علاقوں کی آبادی کا زیادہ تر دارو مدار کھیتی باڑی پر ہے۔ ان علاقوں کے عوام کو گھروں میں مقید کر دیا گیا، روزانہ پولیس اسٹیشن پر ان کی حاضری لازمی قرار دے دی گئی۔ صبح شام کے اس چکر نے لوگوں کی اقتصادی حالت تباہ کر دی، آخر کار تنگ آ کر ان علاقوں کی کثیر آبادی نے اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو خیر باد کہتے ہوئے کئی دنوں کی تکلیف دہ مسافت کے بعد معصوم بچوں، بزرگوں اور خواتین کے ساتھ آزاد کشمیر کا رخ کیا۔ حکومتِ آزاد کشمیر نے تمام اضلاع میں مہاجر بستیاں قائم کیں، لیکن بہت کم مدت میں مہاجرین کی تعداد ۱۵۰۰۰ ہزار سے تجاوز کر گئی۔

چنانچہ مہاجرین کی کفالت، رہائش، تعلیم، حفظانِ صحت اور انھیں پانی و بجلی کی فراہمی جیسے مسائل پیدا ہوئے۔ بدقسمتی سے کشمیری مہاجرین افغان یا بوسنیا کے مہاجرین کی طرح اقوام متحدہ کے ہاں رجسٹرڈ نہیں ہیں، اس لیے ہر قسم کی عالمی امداد سے محروم ہیں۔ اقوام متحدہ کے دوہرے اور منافقانہ کردار نے ان لوگوں کی جملہ ضروریات کا بوجھ حکومتِ آزاد کشمیر پر ڈال دیا ہے۔ اتنی تعداد میں مہاجرین کی آمد اور کفالت ترقی یافتہ ممالک کے لیے بھی پریشان کن امر ہے۔

کشمیری عوام جذباتی حد تک پاکستان اور اہلِ پاکستان سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ مائیں اپنے ہاں پیدا ہونے والے بچوں کو، جو پہلی خوراک کھلاتی ہیں وہ پاکستانی نمک، ہوتا ہے، تاکہ یہ بچے بڑے ہو کر پاکستان کے وفادار رہیں۔ اب یہی لوگ اپنے وطن سے بے وطن، گھر سے بے گھر، در سے بے در، لٹ پٹ کر اور بے سرو سامانی کی حالت میں پاکستان کا رُخ کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ لوگ نہ جانے کتنی امیدوں کے ساتھ یہاں آ رہے ہیں، اگر ان کی توقعات اور جذبات مجروح ہوئے تو یہ تحریکِ آزادی، نیز پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچنے کے مترادف ہے۔ حکومتِ آزاد کشمیر نے اپنی بساط کے مطابق مہاجرین کی ضروریات کو پورا کیا، اہلِ آزاد کشمیر و پاکستان نے اپنے مہاجر بھائیوں کو گلے لگایا اور ان کی ضروریات، اور دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوئے۔ یقیناً وہ لوگ لائقِ تحسین ہیں جنھوں نے کشمیری مجاہدین کی مقدور بھر خدمت کی۔

مقبوضہ کشمیر کے جوان سال و جواں عزم راہنما تنویر الاسلام روزِ اول سے اس بات پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ جب تک فلسفۂ جہاد کے بنیادی اصولوں، تعلیمات، عقیدے اور منہج کی درستگی و پختگی نہ ہو، میدانِ جہاد میں عہدِ نبوی کے جنگی اصولوں پر عمل پیرا ہونا اور مطلوبہ نتائج حاصل کرنا محال ہے۔ چنانچہ انھوں نے انھی اصولوں کو بنیادی اساس قرار دیتے ہوئے عسکری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ مہاجرین و مجاہدین کی خدمت اور دعوت و تبلیغ کے کام کا باقاعدہ آغاز کیا۔ ۱۹۹۲ء میں شعبۂ کفالت اور دعوت و تبلیغ کی سرگرمیوں کو مربوط کرنے کے لیے انھوں نے "کشمیر ایجوکیشنل اینڈ ریلیف سوسائٹی" کے نام سے ایک باقاعدہ ادارہ قائم کیا، اس ادارے کی مکمل نگرانی و امارت کا بیڑہ اٹھاتے ہوئے اس کی ترجیحات مقرر کیں اور اپنے رفقاء کے تعاون سے شبانہ روز کام کیا ـــــ "کشمیر ایجوکیشنل اینڈ ریلیف سوسائٹی" کی اب تک کارکردگی کا اجمالی خاکہ کچھ یوں ہے:

(۱) کشمیر ایجوکیشنل اینڈ ریلیف سوسائٹی نے کامسر مجاہد کیمپ میں ایک پختہ مسجد تعمیر کی، جہاں دینی کتب فراہم کی گئی ہیں اور مہاجرین و مجاہدین کو مذہبی اور مروج تعلیم دی جاتی ہے۔ دینی اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں، جن میں علمائے کرام گاہ بگاہ درس و تدریس کے لیے تشریف لاتے ہیں۔

(۲) دعوت و تبلیغ کے پیشِ نظر مظفرآباد میں ایک فلاحی لائبریری قائم کی گئی ہے۔ اندراج کے مطابق اب تک ۴ ہزار سے زائد افراد مفت کتب سے استفادہ کر چکے ہیں۔ کرائے کی عمارت میں قائم کی گئی اس لائبریری کے نظم و نسق چلانے کے لیے دو رفیق مقرر ہیں جنھیں باقاعدہ اعزازیہ دیا جاتا ہے۔ وسائل کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اس لائبریری میں توسیع کی جا رہی ہے۔

(۳) دعوت و تبلیغ کے لیے مشرقِ وسطیٰ کی مذہبی یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل حضرات کو داعی مقرر کیا گیا ہے، جو جگہ جگہ اجتماعات کے ذریعے دعوتی کام جاری رکھے ہوئے ہیں ـــ داعی حضرات کا ماہوار اعزازیہ بھی مقرر کیا گیا ہے۔

(۴) مقبوضہ کشمیر سے آمدہ مہاجر آزاد کشمیر کی خیمہ بستیوں میں آباد ہیں، جو شہر سے دور قائم کی گئی ہیں۔ یہ مہاجر جو جہادِ کشمیر میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، ذریعہ معاش اور بچوں کی تعلیم کے انتظامات کے بعد ہی کام جاری رکھ سکتے تھے ـــ ادھر آزاد کشمیر کے سرحدی دیہاتوں پر بھارتی افواج کی مسلسل اور اندھا دھند فائرنگ سے سینکڑوں خاندان متاثر ہوئے۔

چنانچہ سوسائٹی نے مہاجرین و متاثرین کے بچوں کو دینی اور مروج تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ایک اقامتی مدرسہ قائم کیا ہے۔ مدرسے میں طلباء کی جملہ ضروریات ادارے کے ذمہ ہیں۔ کرائے کی عمارت میں قائم اس مدرسے میں اس وقت ۱۰۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ آٹھ کل وقتی اساتذہ، چوکیدار اور باورچی مقرر ہیں، جنھیں سوسائٹی کی طرف سے اعزازیہ دیا جاتا ہے۔

(۵) سوسائٹی نے بلا امتیاز مہاجر کیمپ "کارکر، دومشی برار کوٹ، کامسر، چناری، کوٹلی اور باغ" میں لاکھوں روپے کی اشیائے خوردنی تقسیم کی ہیں۔ پانی کی ٹینکیاں، مساجد ٹینٹ، سکول ٹینٹ، پائپ لائن، گرم سرد ملبوسات، کمبل بستر، بجلی کے پنکھے، دینی کتب، کاپیاں، لاؤڈ سپیکرز، آہنی الماریاں مہاجر بستیوں میں مہیا کی گئی ہیں ـــــ برار کوٹ، اکھاکر، دومشی میں مساجد قائم کی گئی ہیں، جن کا جملہ سامان سوسائٹی نے فراہم کیا ہے۔

(۶) سوسائٹی مقبوضہ کشمیر میں یتیموں اور بیوگان کی کفالت پر لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہے۔

(۷) سوسائٹی نے مختلف مہاجر کیمپوں میں سکول اور مساجد قائم کی ہیں، جہاں مہاجرین کے بچوں کو مفت دینی اور عصری تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ ان سکولوں میں زیر تعلیم طلباء کے اخراجات اور مدرسین کی تنخواہیں سوسائٹی برداشت کرتی ہے۔ مساجد میں امام مقرر کیے گئے ہیں، ان کی بھی تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں۔

(۸) سوسائٹی عیدین کے موقع پر بلا تفریق و امتیاز تمام مہاجرین میں سامانِ خورد و نوش، ملبوسات اور قربانی کے جانور تقسیم کرتی ہے۔

(۹) پاکستان کی دینی درس گاہوں میں زیر تعلیم نادار طلباء کی مالی معاونت کی جا رہی ہے۔

(۱۰) سوسائٹی کے اغراض و مقاصد چونکہ صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لیے ہیں، اس لیے اس غیر سیاسی اور فلاحی تنظیم نے مقبوضہ کشمیر کے اندر بھی دو مدارس کا اجراء کیا ـــــ اور طلباء اور اساتذہ کی تمام ضروریات پوری کیں۔

(۱۱) مقامی طور پر سوسائٹی نے زخمی و بیمار افراد کے علاج معالجہ کے لیے اور مہاجرین کی بچیوں/ بچوں کی شادی کے لیے معقول اعانت فراہم کی ہے اور بیواؤں، یتیموں اور معذوروں کی حتی المقدور مدد کی ہے۔ اس تمام کارکردگی کا مکمل تصویری ریکارڈ سوسائٹی کے دفتر میں

موجود ہے۔

سوسائٹی کی خدمات کا اعتراف

آزاد کشمیر کے وزیرِ اعظم سردار محمد عبدالقیوم خان، سپیکر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر عبدالرشید عباسی، مسلم کانفرنس کے چیف آرگنائزر سردار عتیق احمد خان، سابق وزیرِ مالیات سید غلام حسن کرمانی، لبریشن لیگ کے سابق سیکرٹری جنرل خواجہ فاروق، آزاد کشمیر کے وزیرِ اطلاعات شاہ غلام قادر، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر، سیکرٹری جنرل میاں فضل حق، فرنٹیئر پوسٹ اور پاکستان میں مقیم مشرقِ وسطیٰ کے بے شمار نمائندے، مقامی صحافی، سرکردہ سیاسی راہنما اور عسکری تنظیموں کے سربراہ سوسائٹی کے دفاتر کا دورہ کر چکے ہیں، اور انھوں نے تمام ریکارڈ ملاحظہ فرمانے کے بعد سوسائٹی کے قیام کو ایک مستحسن اقدام قرار دیا ہے ——— سوسائٹی کے سربراہ اور ان کے رفقاء کی خدمت پر مہمانوں کی کتاب میں انھیں شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے اور سوسائٹی کے مکمل ریکارڈ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

مستقبل کے پروگرام

۱۔ غیر محفوظ مہاجر بستیوں کی تاربندی اور مہاجر بستیوں میں بجلی اور آب رسانی کی فراہمی۔

۲۔ قائم شدہ سکولوں میں میٹرک تک تعلیم کا بندوبست۔

۳۔ ہونہار مہاجر بچوں کے لیے وظائف۔

۴۔ نادار مقامی لوگوں، بیواؤں، یتیموں، مساکین، معذوروں کی ماہانہ مالی اعانت، نیز مساجد اور دینی لائبریریوں کا قیام۔

۵۔ مہاجر بستیوں میں ڈسپنسریوں کا اجراء۔

۶۔ مستحق افراد کے لیے مفت اور صاحبِ حیثیت حضرات کے لیے مناسب خدمات کے عوض ایمبولینس گاڑیوں کا بندوبست۔

۷۔ مہاجر بستیوں میں خیموں کی فراہمی وغیرہ۔

درپیش مسائل | سوسائٹی اس وقت انتہائی مالی مشکلات کا شکار ہے۔ اساتذہ کے واجبات

دفاتر کے کرایہ جات، پانی، بجلی کے بل کئی ماہ سے واجب الادا ہیں، جن کی وجہ سے زیرِ تکمیل منصوبہ جات مشکلات کا شکار ہیں۔

سوسائٹی کے ذمہ داران اصحابِ ثروت اور مخیر حضرات سے ملتجی ہیں کہ وہ اس کارِ خیر میں ان کی اعانت فرمائیں، تاکہ وہ بطریقِ احسن دعوت و تبلیغ اور فلاح و بہبود کے کام کو جاری رکھ سکیں۔

سوسائٹی کے ذمہ داران کی صاحبِ ثروت مخیر حضرات کو کھلی پیشکش ہے کہ وہ جب چاہیں، سوسائٹی کی کارکردگی اور ریکارڈ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اب فیصلہ ان حضرات نے کرنا ہے جن کے دل ان مظلوم کشمیریوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں جو اسلام کی سربلندی اور بقاءِ پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں کہ وہ کس حد تک دعوت و تبلیغ اور فلاح و بہبود کے کاموں میں سوسائٹی کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

بقیہ واقعہ معراج:

"من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔"

"پانچ نمازوں کی ادائیگی پر اجر و ثواب پچاس کا ملے گا۔"

تحفۂ معراج حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج نبی علیہ السلام کو تین تحفے عنایت فرمائے:

"اعطی الصلوات الخمس، واعطی خواتیم سورة البقرة، وغفر لمن لا یشرک باللہ من امته شیئاً المقحمات۔" (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص ۵۲۹/۲)

یعنی "پانچ نمازیں، سورۃ البقرۃ کی آخری آیات، اور شرک کا ارتکاب نہ کرنے والے کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔"

حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری ص ۲۹۷/۲، علامہ ابنِ کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ ص ۹۵/۲، اور ابنِ ہشام نے سیرۃ ابنِ ہشام ص ۱۶۳/۱ پر ذکر کیا ہے کہ شبِ معراج کے دوسرے دن حضرت جبرئیلؑ امین تشریف لائے اور نماز کے لیے جماعت کا اہتمام کیا۔ حضرت جبریلؑ کی اقتداء آپؐ کر رہے تھے اور آپؐ کی اقتداء صحابہ کرامؓ کر رہے تھے۔

التماس: بخوفِ طوالت جملہ روایاتِ معراج کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے تفصیل کتبِ حدیث میں دیکھی جا سکتی ہے!